© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر ونظر

قومی خودمختاری کے لئے عوامی تحریک!

اربابِ علم و دانش اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں کہ ہماری خارجہ پالیسی کا قبلہ روز اوّل سے ہی درست نہیں رہا اور کم وبیش ہمارے تمام حکمران کسی نہ کسی درجے میں امریکہ کی کاسہ لیسی پر مجبور رہے ہیں لیکن سابق صدر پرویز مشرف نے جس انداز میں قومی خودمختاری کا سودا کیا، اس کی مثال ہماری ملکی تاریخ میں اس سے پہلے نہیں ملتی۔ ۲۰۰۸ء میں پرویز مشرف کے سیاسی منظر سے ہٹ جانے اورنئی جمہوری حکومت قائم ہو جانے پر یہ توقع پیدا ہوئی تھی کہ امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقاتِ کار میں توازن اور اعتدال پیدا ہو جائے گا لیکن ہمارے نو منتخب حکمرانوں نے اپنے پیش رو کی ہی پالیسیاں جاری رکھیں بلکہ امریکہ کی طرف جھکاؤ میں اس سے بھی کہیں زیادہ آگے نکل گئے۔

دوسری طرف بش کے اقتدار کے خاتمے کے بعد امریکہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک سیاہ فام امریکی باراک حسین اوبامہ امریکی صدر منتخب ہوئے تو اسے مارٹن لوتھر کنگ کے خوابوں کی تعبیر قرار دیا گیا۔ باراک حسین اوبامہ کی فتح کو بش کی پالیسیوں کے خلاف امریکی عوام کے ردّ عمل کا مظہر بھی قرار دیا گیا۔ امریکہ میں اقتدار کی اس تبدیلی سے بھی یہ توقع کی جانے لگی کہ اب دنیا میں امن وامان کی صورتِ حال بہتر ہوگی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ باراک حسین اوبامہ کا تعلق ڈیموکریٹس سے تھا جو ری پبلکن کے مقابلے میں بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے سفارت کاری کو طاقت کے استعمال پر ترجیح دیتے ہیں لیکن ان سے وابستہ توقعات بھی دم توڑ گئیں اور عملاً وہ بھی اپنے پیش رو سے دو چار ہاتھ آگے نکل گیا۔

آج وہ بھی بش کے اس عسکری فلسفے پر بش سے بڑھ کر کاربند نظر آتا ہے جس کی بنیادیں یہ تھیں:

① دہشت گردی کے محرکات سے صرفِ نظر کرکے دہشت گردوں کا قلع قمع کیا جائے۔

② دہشت گردی کے موہوم خطرات سے نمٹنے کیلئے مشکوک افراد کو بھی نیست ونابود کردیا جائے۔

③ چند مشکوک دہشت گردوں کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اگر ہزاروں معصوم اور نہتے شہری

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی تباہ و برباد ہو جائیں تو اسے Collateral Damage سمجھ لیا جائے۔

④ جن پر مزعومہ دہشت گردی کرنے کا شبہ ہو، ان کے ساتھ نہ تو مذاکرات کی گنجائش پیدا کی جائے اور نہ ہی اُنہیں صفائی کا موقع دیا جائے بلکہ اُنہیں نیست و نابود کیے بغیر چین سے نہ بیٹھا جائے۔

اس حوالے سے برطانیہ کی مشہور صحافی Yuonne Ridely کا چشم کشا تبصرہ قابل غور ہے:

> ''اوباما بش جتنا ہی برا ہے، البتہ وہ اس سے دوگنا چالاک ہے۔ بش نے کئی سال لیے اور پھر اسے عراق پر حملہ کرنے کی جرات ہوئی اور اس سے حملے کے نتیجے میں تین لاکھ سے زائد لوگ اپنے ہی ملک میں بے گھر ہوگئے، ہزاروں امریکی فوجی مارے گئے اور بے شمار عراقی عوام قربان ہوگئے، اوباما نے اس کے برعکس یہ سب کچھ صرف چند ماہ میں حاصل کر لیا ہے اور پاکستان پر ایک غیر قانونی جنگ مسلط کر دی ہے۔''

لہٰذا یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ پاکستان اور امریکہ میں اقتدار کی تبدیلیوں سے کوئی خیر برآمد نہیں ہوسکی بلکہ صورتِ حال روز بروز بدتر ہوتی جارہی ہے۔ امریکہ بظاہر یہ یقین دہانیاں کراتا ہے کہ وہ پاکستان کی خودمختاری کا احترام کرتا ہے لیکن عملاً امریکیوں نے ہماری خودمختاری کو گروی رکھا ہوا ہے اور ہمارے حکمرانوں کو اس قدر پابجولاں کیا ہوا ہے کہ وہ کوئی بھی فیصلہ اپنی آزادانہ مرضی سے نہیں کر سکتے۔ حالت یہ ہے کہ ہم رفتہ رفتہ امریکہ کی کالونی بنتے جارہے ہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف چند اہم اُمور کی نشاندہی پر اکتفا کیا جاتا ہے:

① کسی بھی آزاد اور خودمختار ریاست پر ڈرون حملے دراصل اس کی خودمختاری پر حملہ تصور کیے جاتے ہیں۔ امریکہ بھی اس بات سے بخوبی واقف ہے لیکن وہ ہمارے قبائلی علاقوں میں ڈرون حملوں سے باز نہیں آرہا حالانکہ ہماری فوج ان علاقوں میں آپریشن بھی کر رہی ہے۔ ہمارے حکمران ان ڈرون حملوں پر نرم و نازک سا احتجاج بھی کرتے ہیں لیکن ان کا 'سٹرٹیجک پارٹنر' اُن کی ایک نہیں سن رہا۔ اقوامِ متحدہ بھی امریکی حکومت کو پاکستان اور افغانستان پر کیے جانے والے ڈرون حملوں پر متنبہ کر چکی ہے اور اسے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دے چکی ہے۔ اگست ۲۰۰۸ء سے اب تک امریکہ کی طرف سے پاکستانی عوام پر ۷۰ سے زائد ڈرون حملے کیے گئے ہیں جن کے نتیجے میں ہمارے ۷۰۰ سے زائد

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معصوم اور نہتے شہری شہید ہوئے ہیں۔ امریکہ نہ صرف قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے جاری رکھنے پر مصر ہے، بلکہ وہ ان کا دائرہ ملک کے دوسرے حصوں تک بھی پھیلانا چاہتا ہے۔

② امریکہ، بھارت اور اسرائیل کے ساتھ مل کر ہمارے ایٹمی اثاثوں کو ہتھیانے کی سازش میں بھی ملوث ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ہم نے ماضی میں بھارت کے ساتھ لڑی جانے والی خوفناک جنگوں کے تناظر میں بھارت کے ایٹمی طاقت بن جانے کے بعد جنوبی ایشیا میں طاقت کا توازن برقرار رکھنے کے لئے ڈیٹرنس Deterrence کے طور پر ایٹمی صلاحیت حاصل کی تھی لیکن اس کے باوجود ہمارے ایٹمی اثاثے یہود و ہنود کی آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹک رہے ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں بھارت نے اسرائیل، امریکہ اور برطانیہ کی سرپرستی میں پاکستان کے ایٹمی اثاثوں پر حملہ آور ہونے کی سازش تیار کی تھی لیکن پاکستان کا بروقت اور شدید ردّ عمل دیکھ کر بھارت کو اپنے ناپاک اِرادوں سے تائب ہونا پڑا۔ ابھی حال ہی میں بعض اطلاعات کے مطابق اسرائیل اور بھارت نے امریکہ کی آشیر باد پر تربیت یافتہ دہشت گردوں کے ذریعے ہماری ایٹمی تنصیبات پر حملہ آور ہونے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ امریکی صحافی سیمور ہرش کے حالیہ انکشافات نے ان اطلاعات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ وہ آج بھی اپنے ان انکشافات کی ثقاہت پر مصر ہیں، اگرچہ امریکی حکومت نے ان کی تردید کی ہے۔ اُنہوں نے برملا کہا ہے کہ پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کے غلط ہاتھوں میں چلے جانے کے خدشے سے نمٹنے کے لئے امریکہ میں ایک نہیں، کئی ٹیمیں تیار کی گئی تھیں۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستانی جوہری نظام سے متعلق ایک اہم جزو کے کھو جانے کے بارے میں اَلارم اسلام آباد میں واقع امریکی سفارت خانے نے بجایا تھا، جو غلط ثابت ہوا اور اسی الارم کی وجہ سے ایک امریکی ٹیم دبئی بھی پہنچ گئی تھی۔ اَمریکہ یہ جاننے کے باوجود کہ ہماری ایٹمی صلاحیت جنوبی ایشیا میں قیام امن کے لئے ناگزیر ہے، ہمارے ان ایٹمی اثاثوں کے درپے ہے جو ہماری خودمختاری کی شہ رگ ہیں۔

③ رسوائے زمانہ کیری لوگر بل میں جس طرح ہماری خودمختاری پر حملہ کیا گیا، اس پر پوری قوم کا بچہ بچہ بلبلا اُٹھا۔ عوام کے تیور دیکھتے ہوئے ہمارے بے بس حکمرانوں کو بھی امریکہ کے ساتھ اس بل میں ضروری ترامیم لانے کے لئے بات کرنا پڑی۔ یہ الگ بات ہے کہ امریکہ نے بل میں ترمیم کی بجائے ہمیں ایک وضاحتی ڈکلیریشن پر ٹرخا دیا لیکن امریکہ کی

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرف سے یہ وضاحتی ڈکلیریشن بھی غنیمت ہے کیونکہ اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ امریکہ واقعتاً اس بل کی آڑ میں ہماری خودمختاری کو پامال کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ جبکہ عملاً اس ڈکلیریشن سے بھی اصل بل کے اطلاق وتاثیر میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔

④ بعض مصدقہ اطلاعات کے مطابق پاکستان میں امریکی سفارت خانے کی سرپرستی میں رَا کے انٹیلی جنس افسران کے ساتھ ہمارے سینئر سول ملازمین کی ملاقاتیں کروائی جارہی ہیں تاکہ اُنہیں بھارت کی جانب سے جاسوسی پر مامور کیا جاسکے ۔ گزشتہ دنوں ایک ایسی ہی ملاقات کا اہتمام ایک سینئر امریکی سفارت کار کی رہائش گاہ پر کیا گیا۔ امریکی سفارت خانہ تمام آدابِ سفارت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہمارے سینئر سول ملازمین کو را کے ایجنٹوں کے ساتھ متعارف کروانے کا اہتمام کیوں کررہا ہے؟ اور کیا یہ ہماری خودمختاری پر ایک اعلانیہ وار نہیں ہے؟

⑤ نئی افغان پالیسی کے تحت امریکہ نے مزید تیس ہزار اور نیٹو نے پانچ ہزار فوجیوں کو افغانستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان فوجیوں کی آمد کا مقصد کیا ہے جبکہ امریکہ نے افغانستان سے اپنی افواج کے اِنخلا کے لئے جولائی ۲۰۱۱ء کی تاریخ مقرر کردی ہے؟ اس کا واضح مقصد یہ ہے کہ ڈیڑھ سال میں پوری قوت کے ساتھ انسدادِ دہشت گردی کی نام نہاد جنگ لڑی جائے جس کے نتیجے میں یقیناً پاکستان میں خودکش حملوں کی وارداتوں میں اضافہ ہوگا اور ایک امکان یہ بھی ہے کہ امریکی فوج کا کچھ حصہ پاکستانی حدود میں بھی داخل ہوسکتا ہے کیونکہ واشنگٹن پوسٹ میں یہ بات شائع ہوچکی ہے کہ امریکہ کی سپیشل آپریشن فورسز نے افغانستان کے بارڈر کے نزدیک اپنی بری ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں جو بوقتِ ضرورت پاکستان کی حدود میں داخل ہوجائیں گی۔ کیا یہ پاکستان کی خودمختاری کے خلاف ایک گھناؤنی سازش نہیں ہے؟

⑥ امریکہ پاکستان میں اپنے سفارتی عملے میں اضافہ کررہا ہے اور اس عملے کی حفاظت کی آڑ میں بلیک واٹر کی آمد بھی جاری ہے ۔ ہمارے وزیر داخلہ اگرچہ ملک میں بلیک واٹر کی غیر موجودگی کے دعوے کرتے رہتے ہیں لیکن اب ان کے ان دعوؤں کی کھلے عام تکذیب ہو

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہی ہے کیونکہ اسلام آباد اور لاہور میں بلیک واٹر اور مشکوک غیرملکی کالے شیشوں والی گاڑیوں میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ اگر ہماری پولیس اُنہیں روکنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ اسے گولی چلا دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ یہ مشکوک لوگ جعلی نمبروں والی پلیٹیں اپنی گاڑیوں پر لگا کر آزادانہ گھومتے ہیں اور ہمارے بزدل حکمران کمال ڈھٹائی کے ساتھ اُنہیں سفارت خانے کی گاڑیاں قرار دیتے ہیں۔ اگر پولیس کے کچھ فرض شناس لوگ اُنہیں پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہمارے یہی اعلیٰ حکام اُنہیں چھوڑنے کا حکم صادر کر دیتے ہیں۔ اُنہوں نے اسلام آباد کے علاوہ لاہور میں بھی سینکڑوں گھر کرائے پر لے لیے ہیں۔ ایک برطانوی اخبار نے سی آئی اے سے متعلق ایک اہم امریکی اہل کار کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ بلیک واٹر پاکستان میں موجود ہے۔ حال ہی میں پاکستان میں امریکی سفیر نے بلیک واٹر پر ایک چشم کشا رپورٹ پر مشتمل کالم کو اخبار کی انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر شائع کرنے سے روک دیا۔ اقوامِ متحدہ کے خصوصی تفتیش کار فلپ آسٹن نے یہ انکشاف کیا ہے کہ سی آئی اے پاکستان اور افغانستان میں لوگوں کے قتل عام کے منصوبے پر کام کر رہی ہے، صاف ظاہر ہے کہ یہ اہم ٹاسک بلیک واٹر کے سپرد ہی کیا گیا ہے۔ کیا یہ پاکستان کی خودمختاری کے ساتھ کھلا مذاق نہیں ہے؟

اس صورتِ حال سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ امریکہ اپنے مفادات کے لئے پاکستان کو استعمال تو کر ہی رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس سے خیر کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ہمارے بے بس حکمران ہماری قومی خودمختاری کا تحفظ کرنے سے عاری ہو چکے ہیں اور ان پر نرم ونازک نصیحتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا؛ بلکہ یہ امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے قوم سے ہر طرح کی غلط بیانی بھی کر سکتے ہیں اور ہر قومی وملکی مفاد کا سودا روک سکتے ہیں۔ لہٰذا بہ حالاتِ بالا ناپاک امریکی عزائم کی راہ میں حائل ہونے اور اس کے اثر ونفوذ کو ختم کرنے کا واحد راستہ یہی نظر آتا ہے کہ عوام کو بیدار اور متحرک کیا جائے اور ایک بھرپور عوامی تحریک کے ذریعے اپنے حکمرانوں اور امریکہ کو یہ احساس دلا دیا جائے کہ ہمارے حکمرانوں کو قومی خود مختاری عزیز ہو یا نہیں، لیکن پاکستان کے سترہ کروڑ عوام ہر حال میں اپنی قوم خودمختاری کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہیں۔ (محمد خلیل الرحمٰن قادری)

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com